باسمہ الکریم

از:

حضرت اقدس شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اطال اللہ بقاءکم بالصحۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے میزاج گرامی بخیر وبعافیت ہوگا

برائے کرم مسئلہ ذیل میں اپنی رائے گرامی سے مستفید فرمائیں

اگر امام صاحب نے نماز کی قراءت میں فحش غلطی کی اور فوراً اس کا اعادہ کرلیا تو کیا اعادہ سے وہ نماز صحیح ہوجائیگی یانہیں؟

نیز مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے: حضرت مفتی محمود الحسن صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ اگر فرض نماز میں غلطی فاحش کا ارتکاب ہوا ہے تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اصلاح کرلینے پر بھی درست نہیں ہوگی، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔ اور اگر غلطی فاحش کا ارتکاب تراویح (نفل نماز) میں ہوا ہے تو اصلاح کرلینے سے نماز درست ہوجائیگی۔

دیگر حضرات جیسے کے مفتی فرید صاحب، حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب، مفتی رشید احمد صاحب، حضرت عبدالحق صاحب اور حضرت تھانوی رحمہم اللہ فحش غلطی کی اور فوراً اصلاح کرلینے سے فرض وتراویح دونو کے درست ہوجانے کے قائل ہے۔

ان تمام کے پاس اپنے اپنے دلائل موجود ہے۔

لکین مفتی بہ قول کس کو قرار دیا جائے اس پر ہمیں خلجان ہے برائے کرم حضرت سے درخواست ہے کہ اس مسئلہ کا حل فرما کر ممنون فرمائیں۔

سائل

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳/۱۶۷۴

(الجواب) قراءت میں ایسی غلطی ہوئی جس سے فساد صلوٰۃ لازم آتا ہے لیکن پھر اس کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہوگی۔ اگر غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی اعادہ ضروری ہے۔ ذکر فی الفوائد قرء فی الصلاۃ بخطاء فاحش ثم رجع وقرء صحیحا قال عندی صلاتہ جائزۃ وکذلک الاعراب، فتاویٰ ج ۱ ص ۸۲ الفصل الخامس فی زلۃ القاری. فقط واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ رحیمیہ جلد پنجم ۹۱

غلط پڑھ کر فوراً تصحیح کر لینے سے نماز کا حکم:

سوال: ایک شخص نے نماز میں غلط قراءت کی پھر اسی وقت تصحیح کر لی تو نماز ہوئی یا نہیں؟

الجواب: نماز میں غلط پڑھ کر تصحیح کر لینے سے نماز ہو جاتی ہے۔

ملاحظہ ہو طحطاوی میں ہے:

وفی المضمرات: قرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم أعاد وقرأ صحیحًا فصلاتہ جائزۃ.

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار: ۱/۲٦۷، باب ما یفسد الصلاۃ)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

ذکر فی الفوائد: لو قرأ فی الصلاۃ بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحیحًا قال: عندی صلاتہ جائزۃ. (الفتاوی الھندیۃ: ۱/۸۲، فی زلۃ القاری)

نیز ملاحظہ ہو: (امداد الفتاویٰ: ۱/۱٦۸، باب القراءۃ، دار العلوم کراچی۔ وامداد المفتیین: جلد دوم ص ۳۵۷۔ وفتاویٰ حقانیہ: ۳/۱۷۷، باب القراءۃ۔ وفتاویٰ رحیمیہ: ۴/۳۰۹ باب صفۃ القراءۃ، مکتبہ رحیمیہ)۔ واللہ اعلم۔

www.ahlehaq.org

سوال: کوئی شخص نماز میں قرأت کے دوران الفاظ یا اعراب کی غلطی کر جائے اور بعد میں علم ہونے پر فوراً اس کا ازالہ کر دے اور دوبارہ درست قرأت پڑھے، تو اس سے نماز میں کوئی فرق تو نہیں آئے گا؟

الجواب: نماز میں قرأت کی غلطی ہو جانے کے بعد اس کا تدارک کرنے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا نماز درست اور صحیح ہوگی۔

"ذکر فی الفوائد لو قرأ فی الصلوۃ بخطا فاحش ثم رجع وقرء صحیحا قال عندی صلاتہ جائزۃ وکذالک الاعراب". [الفتاویٰ الھندیۃ: ۱/۸۲، الباب الرابع فی صفۃ الصلوۃ، فصل فی زلۃ القاری]". (فتاویٰ حقانیہ، باب القرأۃ: ۳/۱۷۷، المطبع العربیہ، لاھور)

کذا فی احسن الفتاویٰ، مسائل زلۃ القاری: ۳/۴۴۵، سعید)

کذا فی امداد الفتاویٰ، باب شروط الصلوۃ وصفتھا: ۱/۱٦۸، مکتبہ دار العلوم کراچی)

کذا فی الفتاویٰ دار العلوم دیو بند، مسائل زلۃ القاری: ۴/۸۱، دار الاشاعت)

قراءت میں غلطی کے بعد اس کو صحیح پڑھنے سے نماز کا حکم

سوال[۳۲۲۶]: نماز میں کس طرح کی غلطی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ اگر معنی بدل گئے پھر صحیح کر کے اعادہ کر لیا تو اس طرح سے نماز صحیح ہو گئی؟ کبھی وسطِ جملہ میں سانس ٹوٹ جاتا ہے اس سے کچھ حرج ہے یا نہیں؟ اور تشہد وغیرہ اور قراءت میں کچھ فرق ہے یا ایک حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً:

جو غلطی منافی صلوۃ ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگر معنی بگڑنے سے نماز فاسد ہو گئی تھی تو اس لفظ کا صحیح طور پر اعادہ کرنے سے نماز صحیح نہیں ہوئی بلکہ نماز کا اعادہ ضروری ہوگا ( )، البتہ عالمگیری کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز صحیح ہو جائے گی ( )، ہمارے اکابر اس کو نفل وتراویح وغیرہ پر حمل کرتے ہیں۔ وسطِ کلمہ پر سانس توڑنے سے خواہ تشہد وغیرہ میں معنی صحیح رہیں یا بگڑیں، سب کا ایک حکم ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد۔

فرض نماز میں اگر غلطی فاحش کی تو اصلاح سے بھی نماز نہ ہوگی

سوال[۳۲۲۷]: ایک امام صاحب نے فجر کی نماز میں درمیانِ قراءت پارہ نمبر: ۲۴ ﴿أو تقول حین تری العذاب لو أن لی کرۃً فاکون من المحسنین﴾ اس آیت میں (فاکون من المحسنین) پڑھا اور پھر خود ہی (فاکون من المحسنین) پڑھ لیا، اسی رکعت میں آگے چل کر ﴿بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین﴾ اس آیت میں "وکن من الخاسرین" پڑھ دیا۔ مقتدی نے لقمہ دیا اور اس کو امام نے ﴿وکن من الشاکرین﴾ پڑھ کر اصلاح کر لی۔ آیا ان اغلاط کی تصحیح کرنے پر نماز ہو گئی یا نہیں؟ نماز کے اندر غلطی فاحش سے مراد کون سی غلطی ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اگر قراءت کے اندر غلطی فاحش ہو گئی خواہ اس کی اصلاح بھی کر لی گئی ہو، از خود یا بتلانے سے، تو نماز فاسد ہو گئی اور حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حوالہ دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تراویح کے اندر اگر قراءت میں غلطی فاحش ہو گئی تو تصحیح ہو جانے پر گنجائش ہے، لیکن فرض نماز میں اگر اصلاح بھی کر لی ہو تو گنجائش نہیں (۱) اور درمختار کی اس عبارت کا حوالہ دیتے ہیں: "کما لو بدل کلمةً بکلمة وغیر المعنی، إلی آخرہ". درمختار: ۱/۳۳۳(۲)۔

براہِ کرم اس عبارت کا مطالعہ فرما کر مدلل بحوالۂ کتاب جواب ارسال فرماویں۔

الجواب حامداً ومصلياً:

غلطی فاحش وہ ہے جس سے معنی بگڑ جائیں، مقصودِ قرآن کے خلاف ہو جائیں جیسا کہ صورتِ مسئولہ میں ہے، ایسی غلطی سے فرض نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اصلاح کر لینے پر بھی درست نہیں ہوگی، کذا فی منظومة ابن وهبان: "وإن لحن القاری وأصلح بعده إذا غیر المعنیٰ، الفسادُ مقررٌ" (۳)۔ ایسی نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔ تراویح میں ختمِ قرآن کریم مقصود ہوتا ہے، اس میں ایسی غلطی کا ہو جانا نادر نہیں اس لئے وہاں توسّع ہے، یہی محمل ہے فتاویٰ درمختار کی عبارت کا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۱/۵/۹۱ھ۔

(۱) تلاشِ بسیار کے بعد حضرت تھانوی کی طرف جو حوالہ منسوب کیا گیا ہے کہ "تراویح کے اندر قراءۃ میں غلطی فاحش ہو گئی تو تصحیح ہو جانے پر گنجائش ہے، لیکن فرض نماز میں اگر اصلاح بھی کر لی تو گنجائش نہیں"، نہیں ملا، البتہ امداد الفتاویٰ میں "صحت صلاۃ بعد تدارک زلۃ القاری" کے عنوان کے تحت تصحیح کرنے پر نماز صحیح ہو جائے گی، مذکور ہے دیکھئے: (امداد الفتاوی: ۱/۱۶۸، مکتبہ دارالعلوم کراچی)

(۲) (الدر المختار، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا: ۱/۶۳۳، سعید)

(۳) (مقدمة نور الإیضاح رسالة منظومة للشیخ العلامة الهمام ابن وهبان، فصل من کتاب الصلاۃ، ص: ۱۳، سعید)

(وأیضاً راجع، ص: ۱۱۸، رقم الحاشیة: ۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

ہمارے دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی سے خانیہ کے درج ذیل جزئیہ کی بنیاد پر ثانی الذکر اکابر (یعنی حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز، حضرت مفتی عبد الرحیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ وغیرہم) کی رائے کے مطابق فتویٰ جاری ہوا ہے اور اسی کے مطابق یہاں سے فتویٰ دیا جاتا ہے۔ یعنی تغیر فاحش غلطی کی تصحیح اگر متصلا کرلی جاتی ہو تو شرعاً تصحیح معتبر ہو کر نماز ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں سے جاری ایک فتویٰ کی کاپی بھی ساتھ منسلک ہے۔

فی فی الخانية على هامش الهندية ج 1ص 153 كوئتة

وان أراد أن يقرأ كلمة فجرى على لسانه شطر كلمة اخرى فرجع وقرأ الأولى أو ركع ولم يتم الشطرإن قرأ شطرا من كلمة لو أتمها لا تفسد صلاته, لا تفسد صلاته بشطرها وإن ذكر شطر من كلمة لو أتمها تفسد صلاته ,تفسد صلاته بشطرها وللشطر حكم الكل وهو الصحيح ____________________________ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۵ ہجری

۲۶ جولائی ۲۰۱۴ عیسوی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲۷/۹/۱۴۳۵ھ

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

تبویب	مضمون سوال و جواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر
	(see below)	ضیاء الرحمن بابر متعلم جامعہ فاروقیہ تخصص سال اول	٧/١٦ ١٤ ٣ ٧/٢٨ ٩٦	٤٧ ٢٥ع

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ

امام صاحب نے فجر کی نماز میں دوران قرأت ایک آیت اس طرح پڑھی کہ جس کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ "جو لوگ نیک اعمال کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے" پھر امام صاحب نے یہ رکعت پوری کی۔ جب امام صاحب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو ایک مقتدی نے پہلی رکعت میں غلط پڑھی ہوئی آیت کو درست کرنے کا لقمہ دیا، امام صاحب نے اس آیت کو درست طریقے سے پڑھ کر نماز پوری کر لی لیکن لقمہ دینے اور لینے کے دوران دو، تین منٹ تک امام صاحب خاموش کھڑا سوچتا رہا، یعنی اس دوران قرأت نہ ہو سکی تو کیا یہ نماز صحیح ہو گئی؟ یا اس نماز کا اعادہ کیا جائے۔

المستفتی ضیاء الرحمن بابر
متعلم تخصص سال اول
جامعہ فاروقیہ کراچی۔

(جواب منسلکہ ورق پر)

(1)

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مذکورہ میں پہلی رکعت میں امام صاحب سے قرأت کے دوران خطاءِ فاحش واقع ہوئی ہے جس سے معنی تبدیل ہو گئے ہیں۔ لہذا یہ نماز فاسد ہو چکی ہے۔ اگر متصلاً تصحیح کر لی جاتی تو نماز درست ہو جاتی لیکن دوسری رکعت میں اتنے فصل کے بعد تصحیح کرنے کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ فتاویٰ خانیہ کے جزئیہ رحمہ اللہ پر غور کرنے سے معلوم ہو رہا ہے۔ لہذا اس صورت میں نماز کا اعادہ کرنا چاہئے اور یہی احوط ہے۔

فی الدر المختار:

و صحح الباقانی الفساد ان غیر المعنی نحو رب العالمین للاضافة، کما لو بدل کلمة بکلمة وغیر المعنی نحو ان الفجار لفی جنات (الدر المختار ص ٦٣٣ ج ١)

فی الشامیة:

قوله کما لو بدل الخ هذا علی اربعة اوجه لأن الكلمة التی اتی بها اما ان تغیر المعنی او لا فعلی کل فاما ان تکون فی القرآن او لا فان غیرت افسدت لکن اتفاقا۔ (شامیة ص ٦٣٤ ج ١)

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر

وفی الهندیة:

اما اذا غیر المعنی بأن قرأ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم شر البریة، ان الذین کفروا من اهل الکتاب الی قوله خالدین فیها ابدا اولئك هم خیر البریة، تفسد عند عامة علمائنا وهو الصحیح هکذا فی الخلاصة (هندیة ص۸۱ ج۱)

وفی الخانیة علی هامش الهندیة:

ان تغیر المعنی بأن قرأ ان الأبرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم وقرأ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم شر البریة او قرأ وجوه یومئذ علیها غبرة اولئك هم المؤمنون حقا تفسد صلوته لانه اخبر بخلاف ما اخبر الله تعالی به وقال بعضهم لا تفسد صلوته لعموم البلوی والأول اصح (خانیة علی هامش الهندیة ص۱۵۳ ج۱) (مطبع رشیدیہ کوئٹہ)

وفی الخانیة:

وان اراد ان یقرأ کلمة فجری علی لسانه شطر کلمة اخری فرجع وقرأ الأولی او رکع ولم یتم الشطر ان قرأ شطرا من کلمة لو اتمها لا تفسد صلوته، لا تفسد صلوته بشطرها وان ذکر شطر من کلمة لو اتمها تفسد صلوته تفسد صلوته بشطرها وللشطر حکم الکل هو الصحیح (خانیة علی هامش الهندیة مطبع کوئٹہ ص۱۵۳ ج۱)

وفی التاتارخانیة:

اما اذا تغیر به المعنی بأن قرأ وجوه یومئذ علیها غبرة ترهقها قترة اولئك هم المؤمنون حقا قال عامة اصحابنا تفسد صلوته وقال بعض اصحابنا لا تفسد وفی الخانیة ولو قرأ الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك هم شر البریة تفسد صلوته وهو الاصح (تاتارخانیة ص۸۵ ج۱)

وفی حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح:

فأصل فیها عند الامام ومحمد رحمهما الله تغیر

رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دارالعلوم کراچی

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب ص ٢٦	تبویب
			المعنى تغيرا فاحشا فهو مفسد للفساد وعدمه مطلقا سواء كان اللفظ موجودا فى القرآن اولم يكن (حاشية الطحطاوى ص ١٨٦) والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب محمد افتخار بیگ غفر اللہ لہ دار الافتاء دار العلوم کراچی ١٤ ١٦-٧-١٤١٧ھ الجواب صحیح احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ ١٦-٧-١٧ھ الجواب صحیح بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ ١٦/٧/١٤١٧ھ	